علمائے دیوبند کے فتاویٰ

مفتی محمد ساجد میمن

آج سے کچھ عرصہ قبل احقر نے ''علمائے دیوبند کے فتاویٰ'' کے عنوان سے ایک مضمون تحریر کیا تھا جو ماہنامہ وفاق المدارس میں مسلسل چار قسطوں میں شائع ہوا، جس میں علمائے دیوبند کے تحریر کردہ فتاویٰ کا تعارف پیش کیا تھا۔ جس میں علمائے دیوبند کے ۳۲ فتاویٰ کا تعارف آچکا ہے۔ اُس وقت سے مزید فتاویٰ کے سلسلے میں تحقیق وتلاش جاری تھی، اب الحمدللہ علمائے دیوبند کے مزید کچھ فتاویٰ معلومات میں آئے، ذیل میں ان کا تعارف پیش ہے۔

☆......☆......☆

(۱)......فتاویٰ دینیہ: مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب

مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب کا شمار ہندوستان کی ممتاز علمی شخصیات میں ہوتا ہے۔ ۲۷ اپریل ۱۹۴۳ء کو ضلع نوساری کے گاؤں کچھولوی میں آپ کی ولادت ہوئی، ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۴ اپریل ۱۹۶۳ء کو ہندوستان کی مشہور ومعروف علمی درس گاہ مظاہر علوم سہارنپور میں داخلہ لیا اور دینی تعلیم کی تکمیل اپنے زمانہ کے نابغہ روزگار حضرات سے کی۔ آپ کے اساتذہ میں شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ، مولانا اسعد اللہؒ، مولانا منظور احمد سہارن پوریؒ، مفتی مظفر حسین وغیرہ شامل ہیں۔ مظاہر علوم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد حضرت شیخ الحدیثؒ کے مشورے اور ایماء سے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور فتویٰ نویسی کی تربیت حضرت مفتی مہدی حسنؒ اور مفتی محمود حسن گنگوہیؒ سے حاصل کی۔

تعلیم کی تکمیل کے بعد جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل تشریف لے گئے اور بحیثیت نائب مفتی آپ کا وہاں تقرر ہوا، مفتی اسماعیل گوراصاحبؒ کی وفات کے بعد آپ کو باقاعدہ صدر مفتی بنادیا گیا۔ ۲۰ سال وہاں فتویٰ نویسی اور تدریسی خدمات شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ اور مفتی محمود حسن گنگوہیؒ کی زیرنگرانی انجام دیں۔

اس کے بعد بریڈفورڈ برطانیہ تشریف لے گئے اور برسوں فتویٰ نویسی کی خدمت انجام دی، اس کے بعد پھر ہندوستان واپس تشریف لے آئے اور جامعہ حسینیہ راندیر کو اپنے فیض رسانی کا مرکز بنایا اور تا حال وہاں بحیثیت شیخ الحدیث وصدر مفتی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

زیر تعارف ''فتاویٰ دینیہ'' آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو آپ نے مختلف اداروں میں رہ کر تحریر فرمائے ہیں۔ آپ کے کئی فتاویٰ ایسے بھی ہیں جو ماہنامہ ''تبلیغ'' میں مسلسل پچیس سال شائع ہوئے۔ ان میں اکثر فتاویٰ وہ ہیں جو گجراتی زبان میں تحریر کیے گئے تھے، ان کو اردو کے قالب میں ڈھالا گیا ہے۔ ''کتاب العقائد تا باب ما یتعلق بضبط التولید واسقاط الحمل'' کے مسائل پر مشتمل 5 جلدوں میں ہمارے سامنے موجود ہے، پانچویں جلد کے آخر میں ''مبادیاتِ فقہ'' کے نام سے 100 صفحات پر مشتمل ایک رسالہ ہے، جس کا مطالعہ تخصص فی الافتاء کے طلبہ کے لیے مفید ہے۔ جامعہ حسینیہ راندیر، گجرات، انڈیا نے اسے شائع کیا ہے۔

☆......☆......☆

(۲)......نجم الفتاویٰ: شیخ التفسیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم کلاچویؒ

نجم المدارس، کلاچی، ڈیرہ اسماعیل خان ملک کی قدیم اور معروف دینی درس گاہ ہے، جہاں اپنے زمانہ کے نابغہ روزگار حضرات نے علمی افادہ واستفادہ کیا، انہی حضرات میں ایک شخصیت شیخ التفسیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم کلاچویؒ کی بھی ہے۔ حضرت قاضی صاحب شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد رشید ہیں، سن ۱۹۳۷-۱۹۳۸ء میں حضرت مدنیؒ سے دیوبند میں دورہ حدیث پڑھا اور فراغت کے بعد پاکستان تشریف لے آئے۔ حضرت قاضی صاحب کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے علمی رسوخ اور فقہی مسائل پر عبور عطا فرمایا تھا، جس کا ثبوت اپنے وقت کے ممتاز علمائے کرام کا اعتماد تھا۔ قائد ملت مولانا مفتی محمودؒ، مولانا شمس الحق افغانیؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ (اکوڑہ خٹک) محدث العصر حضرت بنوریؒ، مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ کی حضرت قاضی صاحب سے اہم مسائل میں مراسلت ہوا کرتی تھی اور ان حضرات کی نظر میں آنجناب کی علمی تحریروں، فقہی مسائل اور فتاویٰ کی وقعت تھی۔

زیر نظر فتاویٰ نجم المدارس کلاچی سے جاری ہونے والے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ چار جلدوں پر مشتمل اس مجموعہ میں تقریباً 90 فیصد فتاویٰ قاضی صاحب کے تحریر کردہ ہیں، باقی فتاویٰ قاضی عبداللطیف، قاضی عبدالحلیم، حافظ قاضی نصیر الدین کے تحریر کردہ ہیں۔ چار جلدوں پر مشتمل فتاویٰ کے مسائل کی ترتیب کچھ یوں ہے:

جلد اول:......کتاب العقائد تا کتاب الزکوٰۃ والعشر

جلد ثانی:......کتاب العقائد مع الحظر والاباحۃ تا کتاب البیوع

جلد ثالث:......کتاب الصلاۃ تا کتاب الھبۃ

جلد رابع:......کتاب الاذان تا کتاب الفرائض والمیراث

اس مجموعہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرتبین نے ہر باب کے مسائل کو یکجا نہیں کیا، بلکہ ہر جلد کے اندر دوسری جلد میں موجود ابواب کے مسائل بھی موجود ہیں، جس کی وجہ سے استفادہ کرنے والے کماحقہ استفادہ نہیں کر سکتے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مجموعے کو نئے سرے سے مرتب کیا جائے اور ہر ہر باب کے مسائل کو یکجا مرتب کیا جائے جیسا کہ دیگر کتبِ فتاویٰ کا انداز ہے۔

☆......☆......☆

(۳)......فتاویٰ عباد الرحمٰن: مفتی عبد الرحمٰن ملاخیل صاحب

مفتی عبد الرحمٰن ملاخیل صاحب جامعہ دار العلوم کراچی کے فاضل و متخصص ہیں اور تقریباً عرصہ 15 سال مختلف اداروں میں بحیثیت مفتی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ شوال ۱۴۲۶ھ میں ''مسجد ابو بکر صدیق'' ڈیفنس میں ''دار الافتاء و التحقیق'' کے نام سے ایک ادارہ قائم فرمایا جہاں ہر سال دس سے پندرہ طلبہ پر مشتمل ایک جماعت آپ کی زیرِ نگرانی تخصص فی الفقہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

ہر طالب علم فتویٰ تحریر کرنے کے ساتھ ساتھ اس کو کمپوز بھی کرتا جاتا ہے، جس کی بنا پر ہر سال کے تحریر کردہ فتاویٰ کمپوز شدہ صورت میں محفوظ ہو جاتے ہیں، جنہیں سال دو سال بعد مرتب کر کے کتابی صورت میں شائع کر دیا جاتا ہے۔ اب تک ''کتاب الایمان والعقائد تا کتاب الفرائض'' 5 جلدیں ''دار الافتاء والتحقیق، ابو بکر صدیق مسجد ڈیفنس کے زیرِ اہتمام شائع ہو چکی ہیں۔

☆......☆......☆

(۴)......فتاویٰ ندوۃ العلماء: دار العلوم ندوۃ العلماء سے جاری کردہ فتاویٰ

ندوۃ العلماء کسی تعارف کا محتاج نہیں، سن 1311ھ بمطابق 1892ء میں مولانا محمد علی مونگیریؒ (خلیفہ مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادیؒ) کی سرکردگی میں ملک کے ممتاز علماء و مشائخ کے طویل مشوروں اور غور و خوض کے بعد اس ادارے کا قیام عمل میں آیا۔ اپنے وقتِ تاسیس سے تاحال جو خدمات اس ادارے نے انجام دیں اور جو رجالِ کار یہاں سے تیار ہوئے اور تصنیف و تالیف کے میدان میں جو کارہائے نمایاں انجام دیے، وہ رہتی دنیا تک یاد رکھے جائیں گے۔ اس ادارے میں جہاں دینی ضروریات کے دیگر شعبہ جات قائم کیے گئے، انہی میں دار الافتاء کا قیام بھی تھا۔ سن 1313ھ میں مولانا لطف اللہ علی گڑھی کی سرپرستی میں شعبہ افتاء کا باقاعدہ آغاز ہوا، دوسرے سال آپ کے لائق فائق شاگرد مفتی عبد اللطیف کو باقاعدہ عہدہ افتاء کے لیے نامزد کیا گیا۔ اپنے وقت آغاز سے یہ شعبہ مختلف حضرات کی زیرِ سرپرستی و نگرانی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اب تک جو حضرات مفتیانِ کرام منصب افتاء پر

فائز رہے وہ یہ ہیں:

(۱)......مولانا ناصر علی ندویؒ (۲)......مولانا نیاز احمد ندوی، (۳)......مولانا برھان الدین سنبھلی (۴)......مفتی محمد ظہور ندوی۔

ابتداءً فتاویٰ کی نقل وحفاظت کا انتظام نہ تھا، جس کی بنا پر بڑی تعداد فتاویٰ کی محفوظ نہ رہ سکی۔ سن 1411ء سے فتاویٰ کو محفوظ رکھنے کا اہتمام کیا گیا، سن 1411ھ سے 1430ھ تک جو فتاویٰ محفوظ ہوئے ان کی تعداد 25240 ہے۔

زیر تعارف ''فتاویٰ ندوۃ العلماء'' دارالعلوم ندوۃ العلماء سے جاری کردہ فتاویٰ کا مجموعہ ہے، جس میں مذکورہ بالا مفتیان کرام، دیگر معاونین مفتیان کرام اور تدریب افتاء کے طلبہ کے فتاویٰ شامل ہیں۔ فی الحال اس کی پہلی جلد شائع ہوئی ہے جو کتاب العلم، طہارت، اوقاتِ نماز اور اذان واقامت پر مشتمل ہے۔ ہر فتوے کے آخر میں محرر فتاویٰ اور صاحبِ تصویب کا نام مذکور ہے۔ تکرار سے اجتناب برتا گیا ہے، البتہ جہاں ایک ہی مسئلہ پر ایک سے زائد مفتیان کرام کے جواب ہیں تو اس تکرار کو باقی رکھا گیا ہے۔

اس مجموعہ کو مجلس نشریات اسلام نے شائع کیا ہے۔

☆......☆......☆

(۵)......فتاویٰ عثمانیہ: مفتی محمد عثمان بلوچ

مظہر العلوم، کھڈہ کراچی صوبہ سندھ کی مشہور دینی درس گاہ ہے۔ 1884ء میں اس کا قیام عمل میں آیا، یہ کراچی کا پہلا مدرسہ تھا جس کے بانی مولانا عبداللہ میمن تھے جو بنیادی طور پر شاہ بندر ٹھٹھہ کے رہائشی تھے۔ اس مدرسہ کی وجہ شہرت مولانا عبداللہؒ کے صاحبزادے مولانا صادقؒ بنے۔ جنہوں نے دارالعلوم دیوبند میں حضرت شیخ الہندؒ کی شاگردی اختیار کی اور علوم دینیہ کی تحصیل سے فراغت کے بعد مختلف تحریکوں میں شیخ الہندؒ کے دست راست رہے۔ 1951ء میں اسلامی حکومت کے بنیادی اور اساسی اصولوں کے حوالے سے 31 علماء کی جانب سے جو بائیس نکاتی دستور پیش کیا گیا، اس میں آپ بھی شامل وشریک تھے۔

اس ادارے سے سینکڑوں علماء نے دینی علوم کی تحصیل کی، انہی میں ایک شخصیت مفتی عثمان بلوچ کی بھی ہے۔ آپ کے والد مولانا کریم بخش بھی مظہر العلوم کھڈہ کے فاضل تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی، اس کے بعد مظہر العلوم میں داخلہ لیا اور وہی سے علوم دینیہ کی تکمیل کرتے ہوئے سند فراغ حاصل کی۔ مولانا عثمان بلوچ کی علمی صلاحیت اور رفعت شان کے لیے یہی ایک واقعہ کافی ہے:

''1932ء کو آپ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ اور مولانا اعزاز علیؒ کے ہمراہ حج پر تشریف لے گئے، واپسی پر دیوبند بھی تشریف لے گئے۔ دیوبند میں جب حضرت مدنیؒ سے ملاقات ہوئی تو حضرت مدنی نے آپ سے

فرمایا: ''میری طبیعت ناساز ہے، آج آپ طلبہ کو حدیث پڑھائیں''۔ جب حضرت مدنیؒ آپ کے درس سے مطمئن ہوئے تو حضرت مولانا اعزاز علیؒ کے سے مشورہ کر کے آپ کو سند الفراغ حوالے کردی۔ (فتاویٰ عثمانیہ: ص ۵)

زیر تعارف فتاویٰ عثمانیہ، مفتی عثمان بلوچؒ کے تحریر کردہ ہیں، جنہیں آپ کے چھوٹے صاحبزادے مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نے مرتب کیا ہے۔ دو جلدوں میں اس مجموعہ کو مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نے ہی شائع کیا ہے، سن اشاعہ 1998ء ہے۔

☆......☆......☆

(۶)......روضۃ الفتاویٰ: مفتی اسماعیل واڈی والاؒ

''گجرات''، ہندوستان کی وہ عظیم ریاست ہے جہاں زمانۂ قدیم سے علم کے متوالے اور اسلام کے عظیم دانش وروں نے جنم لیا اور اپنے مستحکم اور پاکیزہ علم کے ذریعہ پورے خطہ گجرات کے باشندوں کی دینی تربیت کی اور معاشرے میں پھیلے غلط رسم ورواج اور بدعات کا خاتمہ کیا......اور نونہالانِ قوم وملت کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے اور ان کے مستقبل کو درخشاں اور تابناک بنانے کے لیے جگہ جگہ دینی ادارے قائم کیے، انہی قابل احترام ہستیوں میں ایک عظیم اور بلند پایہ ہستی مفتی اسماعیل واڈی والاؒ کی بھی ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کرنے کے بعد گجرات کی عظیم دینی درس گاہ جامعہ حسینیہ راندیر تشریف لائے اور علوم دینیہ کی تکمیل کی، جامعہ حسینیہ کے اساتذہ سے شرف تلمذ کے ساتھ ساتھ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلویؒ اور حضرت مولانا محمد میاں صاحبؒ سے بھی استفادہ کیا۔

تعلیم سے فراغت کے بعد اپنے مادر علمی میں ہی دینی تعلیم کو پھیلانے میں مشغول ہوگئے اور تادم حیات تقریباً 51 سال کی طویل مدت تک یہ خدمت انجام دیتے رہے۔ تدریس کے ساتھ دارالافتاء کی ذمہ داری بھی آنجناب کے سر رہی، جہاں رہ کر آپ نے تقریباً چالیس سال کی طویل مدت تک اپنے فتاویٰ کے ذریعہ مخلوق خدا کی رہنمائی کی۔ آپ کے یہ فتاویٰ گجراتی ماہنامہ ''امید'' اور دیگر رسائل وجرائد میں بھی شائع ہوئے۔

زیر تعارف ''روضۃ الفتاویٰ'' انہی فتاویٰ کا مجموعہ ہے، جو اصلاً گجراتی زبان میں ہیں اور دو جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔ ان فتاویٰ کی اہمیت کے پیش نظر آپ کے لائق فائق شاگرد اور داماد مولانا محمد حسن نے ان کو اردو کا جامہ پہنایا اور اب یہ اردو میں بھی دو جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔ مکتبہ دارالسلام، بابوگلی، راندیر، انڈیا نے اسے شائع کیا ہے۔

☆......☆......☆